دفاع اهل السنة والجماعة احناف دیوبند

کیا
اللہ کے نبی
صلی اللہ علیہ و سلم
نور تھے یا بشر؟

[DifaAhleSunnat.com]

مسئلہ بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احقر مولانا عبد المجید

مُدرس وناظم اعلیٰ (شعبہ ءغیر ملکی) جامعہ بنوریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چند کہ دیوبندی، بریلوی اختلافی مسئلہ اِسقدر سنگین نہیں جو حل طلب نہ ہو تاہم اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اب کچھ عرصہ سے اس فروعی اختلافی مسئلہ نے باقاعدہ تنازعہ کی صورت اختیار کرلی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر علماء کی کثیر کتب موجود ہیں لیکن اختصار کیساتھ، کتابچہ کی ترتیب پر، عام فہم انداز کہ ہر شخص بہ آسانی سمجھ سکے بہر حال اسکا فقدان تھا۔ مؤلف نے جس جانفشانی سے غیر جاندارانہ طرز پر آیات قرآنیہ، احادیث صحیحہ اور ائمہ احنافؒ کے فتاوٰی جات کو جمع کیا ہے وہ واقعتاً قابلِ ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعیٔ جلیلہ کو قبول کرتے ہوئے اسے ہزاروں لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنائے......(آمین)

* *

ہم کسی فریق کا نام لے بغیر قرآن وسُنت اور فقہء حنفی کی روشنی میں ان چار بنیادی مختلف فیہ عقائد کے بارے میں بحث کرینگے جنکی اثبات ونفی کیوجہ سے دو گروہ وجود میں آئے باقی سینکڑوں اختلافی مسائل انہی چار میں سے کسی ایک کے ذیل میں آتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم "نور" تھے یا بشر............؟؟(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم "عالم الغیب" تھے یا نہیں.........؟؟(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ "حاضر وناظر" ہیں یا نہیں...؟؟(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلیم "مختار کُل" ہیں یا نہیں.........؟؟(۴)

نور یا بشر

آپ ﷺ اپنی ذات کے لحاظ سے نہ صرف نوعِ لبشر میں داخل ہیں بلکہ آپ کا افضل البشر، سید البشر اور اکمل البشر ہونا ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے، آپ ﷺ نوعِ انسانی کے سردار ہیں۔ حوا وآدم علیھما السلام کیلئے سرمایہ ءصدا افتخار ہیں!......

"صلی اللہ علیہ وسلم"

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أنا سید ولد آدم یوم القیامۃ (مشکوٰۃ شریف۔ص ۵۱۱)	میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔

آپ ﷺ کا بشر، انسان اور آدمی ہونا نہ صرف آپ ﷺ کیلئے طرۂ امتیاز اور کمالِ شرف ہے بلکہ آپ ﷺ کے بشر ہونے سے انسانیت وبشریت رشکِ ملائکہ بنی ہے۔ اللہ رب العزت خلقتِ آدم کے وقت کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم ...(الآیہ)(البقرہ آیت ۳۴)	اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ (تعظیمی) کرو آدم کو۔

پھر شیطان کا تکبر دیکھئے قرآن کریم نے بتلایا ہے کہ بشر کی تحقیر سب سے پہلے ابلیس نے کی اور بشر اوّل حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے یہ کہکر انکار کیا۔

قال أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين (سورہ ص۔ آیت ۷۶)	کہا (شیطان نے) میں تو اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے (میں کیونکر اسے سجدہ کروں)

دوسرے مقام پر یہی مضمون اس طرح ہے۔

قال لم أكن لاسجد لبشر خلقته من صلصالٍ من حمإٍ مسنون ٥ (الحجر آیت ۳۳)	کہنے لگا (میری شان ایسی نہیں) کہ بشر کو سجدہ کروں۔ جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے سے بنی ہے پیدا کیا ہے۔

بعد میں اللہ جمیع اِنسانیت کی تخلیق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ولقد خلقنا الِانسان من سلالۃ من طین (مومنون آیت ۱۲)	اور تحقیق ہم نے انسان کو چُنی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔
خلقه الِانسان من صلصال کالفخار (الرحمن آیت ۱۴)	بنایا انسان کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا

اب اس مٹی سے بنے انسان کو زمین پر اپنی نیابت و خلافت کیلئے چنا گیا اور نوری مخلوق (فرشتوں) کو اسکے آگے جھکا دیا گیا اس سے آدم خاکی کی رفعت شان اور عالی مرتبے کا پتہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر غور و فکر کرتے ہوئے اُممِ سابقہ کے حالات و واقعات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ دعوت توحید کے مخالفین (مشرکین) کا پہلا اعتراض انبیاء کی بشریت پر ہی ہوا ہے اور اسی بنا پر کفار نے انکی اتباع سے منہ پھیرا کہ یہ تو ہماری طرح کے بشر ہے ہم انہیں کیونکر رسول مانیں...؟؟ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بشر ہونے پر سب سے پہلے ولید بن مغیرہ نے ہرزہ سرائی کی، کہنے لگا:

اِن ھذا اِلا قول البشر (مدثر آیت ۲۵)	کچھ نہیں یہ تو کہا ہوا ہے آدمی کا۔

اللہ نے جواب دیا صبر کر تجھے اس بکواس بکنے کے سبب ایسی جہنم میں داخل کیا جائیگا جس پر اُنیس فرشتے نگہبانی کیلیئے مامور ہیں جو آدمی کو جلا کر خاکستر کر ڈالے گی کہ نہ اسمیں جی سکے گا اور نہ مر سکے گا۔

ابنِ کثیر و طبرانی میں معاویہ بن سفیانؓ سے مروی ہے کہ مشرکین مکہ نے یہود سے ملکر روح، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کی بابت سوال کیا اور آپ ﷺ نے کہا اچھا ٹھیک ہے میں کل جواب دوں گا (لیکن انشاء اللہ کہنا بھول گئے) لہٰذا کچھ روز سلسلۂ وحی منقطع رہا۔ جس پر انہوں نے بغلیں بجائیں۔ اللہ نے حضور ﷺ کو تعلیم فرمائی کہ انہیں یوں جواب دیں۔

قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إلي أنما إلهكم إله واحد فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه أحدا (الکھف آیت ۱۱۰)	اے محمد (ﷺ) آپ کہدیجیئے میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم ہو۔ حکم (وحی) آتا ہے مجھکو کہ معبود تمہارا ایک ہی ہے۔ سو جس کو امید ہو اپنے رب سے ملنے کی وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی ایک کو شریک نہ کرے۔

صالح علیہ السلام کی قوم... اپنے نبی کے بارے میں کیسا گمان رکھے بیٹھی ہے، دیکھئے:

فقالوا أبشرا امناواحدا نتبعہ إنا إذا لفي ضلال وسعر (القمر آیت ۲۴)	پس کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کی اتباع کرینگے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے۔اس صورت میں تو ہم بڑی غلطی اور جنون میں پڑ گے۔

جب اللہ نے ایک علاقے میں رسول کے دو نائب (پیغام رساں) بھیجے تو قوم نے جھٹلا دیا پھر انکی تائید کیلیے تیسرے شخص کا انتخاب کیا۔قوم نے کہا واہ جی آپ لوگوں میں کیا خوبی ہے...؟ان کا اعتراض سُنیئے:

قالو ماانتم الا بشر مثلنا و ماانزل الرحمن من شان انتم الا تکذبون (یٰسٓ ۱۵ آیت)	وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم سارے جھوٹ کہتے ہو۔

قوم شعیب علیہ السلام اپنے نبی کی بشریت کا انکار کرتی نظر آرہی ہے

و ماانت الا بشر مثلنا وان نظنک لمن الکٰذبین (الشعراء آیت ۱۸۶)	اور تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم۔اور ہمارے خیال میں تو تو جھوٹا ہے۔

قوم صالح علیہ السلام پر اپنے نبی کا بشر ہونا ناگوار ثابت ہو رہا ہے۔

مآانت الابشر مثلنافات بأیۃان کنت من الصادقین o (الشعراء آیت ۱۵۴)	تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم سو لے آ کچھ نشانی اگر تو سچا ہے۔

اور ھود علیہ السلام کی قوم تو اپنے نبی کو اپنے اوپر قیاس کر بیٹھی کہ ہم میں اور اس میں (بوجہ بشریت) کوئی خاص فرق تو نہیں یعنی وہ نبوت کے قائل ہونیکے باوجود کھانے پینے اور بازار میں چلنے والے آدمی کو نبی ماننے پر تیار نہیں تھے۔

ماھذآاالابشر مثلکم یاکل مماتاکلون منہ یشرب مم تشربون o طولئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذلخسرون (مومنون آیت ۳۳)	اور کچھ نہیں یہ ایک آدمی ہے جیسے تم کھاتا ہے جس قسم سے تم کھاتے ہو اور پیتا۔ ہے جس قسم سے تم پیتے ہو۔ اور کہیں تم ایک آدمی کے کہنے پر چلنے لگے تو بیشک تم خسارہ پاؤگے۔

نوح علیہ السلام کی قوم تو بشر کو نبی ماننے پر تیار ہی نہیں اور متمنی ہے کہ (نوری مخلوق) ملائکہ کو بھیجا جائے تو مانیں گے بشر سے ہمیں کیا غرض......؟؟

ماھذا اِلا بشر مثلکم یرید اَن یتفضل علیکم ولو شاء اللہ لاَنزل ملائکۃ ماسمعنا بھذا فی آبائنا الاَولینانِ ھو اِلا رجل بہ جنۃ ...(الآیہ) (مومنون آیت ۲۴)	یہ کیا ہے آدمی ہے جیسے تم ہو۔ چاہتا ہے کہ بڑائی چاہے تم پر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے نازل کر دیتا ہم نے تو ایسا کچھ نہیں سنا اپنے باپ دادوں سے۔ اور کچھ نہیں (محسوس ہوتا ہے کہ) یہ ایک مرد ہے جس پر جن ہے۔

جب مشرکین مکہ کو حضرت محمد ﷺ کی دعوت حق کے مقابلے کی سکت نہ رہی تو خُفیہ پلاننگ شروع کر دی۔ انکی "بند کمرہ میٹنگ" کو اللہ افشاء فرمارہے ہیں۔

واسروا النجوی الذین ظلموا ھل ھاذا الا بشر مثلکم افتاتون السحر وانتم تبصرون (الانبیاء آیت ۳)	اور چھپا کر مصلحت کی بے انصافوں نے (کہ) یہ شخص کون ہے ایک آدمی ہے تم ہی جیسا پھر جانتے بوجھتے اسکے جادو میں کیوں پھنستے ہو۔

سورئہ ابراہیم میں اللہ فرماتا ہے آؤ ہم تمہیں قوم نوح، عاد و ثمود اور انکے بعد والی قوموں کی خبر دیتے ہیں جب انکے رسولوں نے انہیں دعوت حق دی تو سب جھٹلا بیٹھے پھر انکے

رسولوں نے جواب دیا۔

قالت رسلھم افی اللہ شک فاطر السمٰوت والارض (ابراہیم آیت ۱۰)	بولے انکے رسول، کیا تمھیں اللہ میں شبہہ ہے جس نے آسمان وزمین بنائے ہیں۔

وہ اللہ تو تمہیں بخشش ومغفرت کیطرف بلاتا ہے پھر یہ سرکشی کیسی...؟وہ ڈھٹائی سے پہلو بدلتے ہوئے بولے اچھا خدا کی بحث چھوڑیں آپ اپنی نسبت کہیں کیا آپ آسمانی فرشتے ہیں یا نوعِ بشر کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق ہیں...؟

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا ط تریدون ان تصدون عما ان یعبد اٰبآءنا فاتون بسلطن مبین o (ابراہیم۔ آیت ۱۰)	کہنے لگے تم تو یہی آدمی ہو ہم جیسے تم چاہتے ہو کہ روک دو ہم کو ان چیزون سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے رہے سو کوئی سند تولاؤ واضح۔

اس بھونڈے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیاء علیہ السلام کا مسلک اعتدال انہی کی زبانی سمجھا دیا۔

قالت لھم رسلھم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشآء من عبادہط وماکان لنآ ان تاتیکم بسلطن الا باذن اللہ ط وعلی اللہ فلیتوکل المومنون (ابراہیم آیت ۱۱)	اور انکو کہا انکے رسولوں نے ہم تو یہی آدمی ہیں جیسے تم۔ لیکن اللہ احسان کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔ اور ہمارا کام یہ نہیں کہ کوئی سند تمہارے پاس لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔

آخر میں اللہ نے تمام لوگوں سے کہا کہ اے ناقدر انسانو......! تمہیں تو اللہ کے وقار کا لحاظ اور خوف بھی نہیں تم ایک طے شدہ بات کے اندر بھی بغیر دلیل کے جھگڑا کرنے لگے ہو۔ آؤ ہم تمہیں حقیقت حال سے آگاہ کریں۔

وماقدر اللہ حق قدرہ اذ قالو اما انزل للہ علی بشر من شئ...الآیہ (الانعام آیت ۹۱)	اور نہیں پہچانا انہوں نے اللہ کو (پوری طرح) پہنچانا۔ جب کہنے لگے کہ نہیں اتاری اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

تو معلوم ہوا کہ اللہ کی معرفت کا ذریعہ بھی یہی ہے انبیاء کو انسان (بشر) تسلیم کیا جائے۔ اس سے بھی بڑھکر آگے اللہ پاک منکرین رسالت کا عقیدہ نقل فرماتا ہے کہ یہ اپنی

حماقت سے اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ انہی کے خاندان اور نسل کا ایک آدمی انکی طرف رسول بنا کر کیونکر آیا ہے۔

قۗ والقرآن المجید ٥ بل عجبوٓا ان جآء ھم منذر منھم ...(الآیہ) (سورۂ ق آیت ۲)	ق۔ قسم ہے اس قرآن بڑی شان والے کی بلکہ انکو تعجب ہوا کہ آیا انکے پاس ڈرسنانیوالا انہی میں کا۔

فقہء حنفی کی مشہور کتاب "فتاویٰ عالمگیری" (ص ۲۶۳) میں لکھا ہے کہ جو شخص یوں کہے:

میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ انسان تھے یا جن، وہ مسلمان نہیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ خدا کے "نور" میں سے تھے جو لباسِ بشریت میں جلوہ گر ہوئے اور بعض حُماقہ کے نزدیک تو "احد" اور "احمد" میں صرف میم کا پردہ ہے (العیاذ باللہ) یہ وہی عقیدہ ہے جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رکھتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم ...ط (المائدہ آیت ۷۲)	بیشک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا، اللہ تو مسیح بن مریم (میں حلول کر گیا) ہے۔

خدا اور بندۂ خدا کو ایک کہنا اس سے زیادہ بیہودہ اور لغوبات اور کیا ہو گی...؟ ایک مولوی کی عاشقانہ طبیعت دیکھئے کہ اسکے شعر کا کلام پاک سے کسقدر واضح ٹکراؤ ہے۔ نقلِ کفر، کفر نباشد

وہی جو مستوئ عرش تھا خدا ہو کر
تر آیا ہے مدینے میں مصطفی ہو کر

اسلام میں ایسے باطل عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں۔ خود اسلام میں داخلے کا دروازہ کلمۂ شہادت آپ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول قرار دیتا ہے تو ہم چوں چراں کرنیوالے کون ہوتے ہیں...؟؟

اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مشہور کتاب "شرح عقائد نسفی" میں رسول کی کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

انسان بعثہ اللہ لتبلیغ الرسالۃ والاحکام۔	رسول وہ انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے پیغامات واحکام بندوں تک پہنچانے کیلئے کھڑا کرتا ہے۔

اللہ پاک بھی کلام پاک میں یہ اصول بیان فرماتے ہیں کہ پیغمبر اوّل تو ہمیشہ نوع بشر سے ہو گا دوسرے یہ کہ ہو گا بھی جنسِ رجال سے یعنی آدمی۔

وماارسلنا من قبلک الارجالا نوحی آلیھم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ٥ (الانبیاء آیت ٧۔ النحل آیت ۴۳)	اور آپ (ﷺ) سے پہلے بھی ہم نے یہی مرد بھیجے تھے (پیغمبر بنا کر) کہ حکم (یعنی وحی) بھیجتے تھے ہم انکی طرف، سو پوچھو اہل علم سے اگر تم کو معلوم نہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وماارسلنا من قبلک الارجالا نوحی آلیھم من اھل القریٰ...(الآیہ) (یوسف آیت ۱۰۹)	اور آپ (ﷺ) سے پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے وہ سب مرد ہی تھے کہ وہے بھیجتے تھے ہم انکی طرف بستیوں کے رہنے والے تھے۔

واقعہء معراج کے بیان سے پہلے ہی اللہ نے بطور تمہید وضاحت کر دی کہ کہیں کم فہم لوگ یہاں بھی اپنے قیاس کے گھوڑے دوڑانا شروع نہ کر دیں۔ ویسے قضیۂ نور و بشر کے حل

کیلیئے اسراء معراج کی جزئیات پر ہی غور کر لیا جائے تو کافی ہو گا کہ نوری مخلوق کا سردار (حضرت جبرئیلؑ) تو معذرت خواہ ہے کہ مجھے ایک قدم بھی آگے جانیکی اجازت نہیں لیکن بشر اعظم (ﷺ) کی بلندئ پرواز انکی رفعت شان کا پتا دیتی ہے۔ پھر اسے شروع بھی لفظ "بندے" سے کیا جا رہا ہے۔

سبحٰن الذیٓ اسٰری بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ...(الآیہ) (بنی اسرائیل: آیت ۱)	پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

پھر درمیان سورت مشرکین نے احمقانہ فرمائش کی کہ آپ ﷺ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھکر کتاب لے آئیں تو اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ انہیں یوں جواب دو۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل: آیت ۹۳)	آپ (ﷺ) کہدیجئیے پاک ہے اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا۔

نیز آپ ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں غلو کا اندیشہ تھا اس لیے امت کو یہ ہدایت فرمائی۔

میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کیجئیو جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا بناڈالا۔ میں اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہیو۔ (صحیح بخاری۔ ص ۱۰۰۹) یہ حقیقت واضح ہے کہ تمام اہل سنت والجماعت اس امر پر متفق ہیں کہ صرف نوعِ انسانی ہی سے اللہ تعالیٰ انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے گویا کسی نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ انکو بشر اور رسول بہ یک وقت تسلیم کیا جائے۔یہی نکتہ کلام پاک بھی بیان کرتا ہے کہ انبیاء ہمیشہ نوعِ بشر ہی سے بھیجے گئے ہیں۔ گویا کہ عطائے نبوت کے بارے میں یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب و لحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ...(الآیہ) (آل عمران: آیت ۷۹)	کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب فہم اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔

جس طرح قرآن کریم نے انبیاء علیہ السلام کی بشریت کا اعلان فرمایا ہے اسی طرح احادیث طیبہ میں آنحضرت ﷺ نے بھی بلا تردّد اپنی بشریت کا اعلان کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئیے:

حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ وہ نماز کے بعد دعا فرما رہے تھے:

اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنتہ او سبتہ فاجعلہ لہ زکوٰۃ واجرا (مسلم شریف۔ ص ۳۲۶)	اے اللہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں پس جس مسلمان پر میں نے لعنت کی ہو۔ یا اسے برا بھلا کہا ہو آپ اسکو اس شخص کے واسطے پاکیزگی واجر کا ذریعہ بنا دیجئیے۔

دوسری جگہ فرمایا:

اللھم انما محمد (ﷺ) بشر یغضب کما یغضب البشر (مسلم۔ ص ۳۲۴)	اے اللہ...! محمد (ﷺ) بھی ایک انسان ہی ہیں انکو بھی غصّہ آتا ہے جس طرح اور انسانوں کو غصّہ آتا ہے۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ اقرار بشریت کیساتھ ساتھ اپنی ذات سے علم غیب کی بھی نفی فرماتے نظر آتے ہیں۔

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی۔ (صحیح البخاری۔ص ۵۸، صحیح المسلم۔ص ۲۱۲)	میں بھی تم جیسا انسان ہی ہوں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔ پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔

حجتہ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلا ایھالناس...! فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب...الخ (مسلم شریف۔ص ۲۷۹)	سنو اے لوگو...! پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لیکر) آئے تو میں اسکو لبیّک کہوں۔

سنو اے لوگو...! پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لیکر) آئے تو میں اسکو لبیّک کہوں۔

یہاں تک تو یہ عقیدہ واضح ہوا کہ آنحضرت ﷺ اپنے کمالات و خصوصیات میں تمام کائنات میں سب سے اعلیٰ واشرف اور یکتا ہیں کوئی آپ کا ہمثل وثانی نہیں مگر آپ ﷺ بہر حال انسان ہیں۔ کیونکہ بشریت کوئی عار و عیب کی چیز نہیں جسکی نسبت آنحضرت

Website:DifaAhleSunnat.com

ﷺ کیطرف کرنا بے ادبی میں شمار ہو۔ "اشرف المخلوقات" کا رتبہ بشر وانسان ہی کو تو ملا ہے لہٰذا بشریت آپ ﷺ کا کمال ہے۔ نیز آپ ﷺ "ہادیٔ راہ" ہونیکی حیثیت سے سراپا نور بھی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے نور و بشر ہونے میں کوئی ایسی منافات نہیں کہ ایک کا اثبات کر کے دوسرے کی نفی کیجائے۔ بلکہ (جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا) آپ ﷺ صفت ہدایت اور باطنی نورانیت کے اعتبار سے "نور مجسّم" ہیں لیکن اپنی نوع کی اعتبار سے خالص و کامل بشر ہیں۔